داڑھی کے سفید بال اکھاڑنے والے کے پیچھے نماز کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

جوامام داڑھی کے سفید بال اکھاڑلے اس کے پیچھے اقتداء ہو سکتی ہے ؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

حدیث شریف میں سفید بالوں کو اکھیڑنے سے منع کیا گیا ہے کیونکہ سفید بال مسلمان کا نور ہیں اس لئے فقہائے کرام نے بطورِ زینت سفید بالوں کو اکھاڑنا یا قینچی سے چن کر نکلوانا مکروہ قرار دیا ہے اور عام طور پر اس عمل سے مقصود زینت ہی ہوتی ہے اور عباراتِ فقہاء سے ظاہر ہے کہ یہ عمل مکروہِ تنزیہی و خلافِ اولیٰ ہے البتہ اگر زینت مقصود نہ ہو جیسے مجاہد اگر اس نیت سے ایسا کرے کہ کفار پر اس کا رعب طاری ہو تو بلا کراہت جائز ہے۔

جوامام سفید بال نوچ لیتا ہے، اس کا فعل زیادہ سے زیادہ مکروہ تنزیہی کی حد تک ہے، اگرچہ ایسا نہیں کرنا چاہیے مگر صرف اس وجہ سے اس کی امامت میں کوئی حرج نہیں۔

مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

”لا تنتفوا الشیب فانّہ نور المسلم من شاب شیبۃ فی الاسلام کتب اللہ لہ بھا حسنۃ و کفر عنہ بھا خطیئۃ ورفعہ بھا درجۃ“

ترجمہ : بڑھاپے کی نشانی نہ اکھیڑو کہ وہ مسلمان کا نور ہے۔ جو اسلام میں بوڑھا ہو تو اللہ اس کے لئے ایک نیکی لکھتا ہے اور اس سے اس کی برکت سے ایک گناہ مٹاتا ہے اور اس کی وجہ سے اس کا درجہ بلند کرتا ہے۔ (مشکوۃ المصابیح، ص382، مطبوعہ کراچی)

زینت کی نیت سے سفید بال اکھیڑنے کے مکروہ ہونے کے متعلق اس حدیث شریف کی شرح کے تحت میں ہے :

”قال بعض العلماء لا یکرہ نتف الشیب الا علی وجہ التزیّن“

ترجمہ : کچھ علماء نے فرمایا کہ سفید بال اکھیڑنا مکروہ نہیں مگر جبکہ زینت کے ارادے سے ہو۔ (مرقاۃ المفاتیح، ج8، ص306، مطبوعہ ملتان)

فتاوی عالمگیری میں ہے:

”نتف الشیب مکروہ للتزیین لا لترھیب العدوّ“

ترجمہ: زینت کی نیت سے سفید بال اکھیڑنا مکروہ ہیں نہ کہ دشمن کو ڈرانے کے ارادے سے۔ (الفتاوی الھندیۃ، ج 5، ص 359، مطبوعہ پشاور)

درّ مختار میں لکھا ہے: ”لا باس بنتف الشیب“ ترجمہ: سفید بال اکھیڑنے میں کوئی حرج نہیں۔ (الدرّ المختار، ج 10، ص 50، مطبوعہ دار الحدیث مصر)

سفید بال اکھیڑنے کے خلافِ اولیٰ ہونے کے متعلق درّ مختار کی مذکورہ عبارت کے تحت حاشیہ طحطاوی میں ہے:

”والتعبیر بلا باس یفید ان الاولی ترکہ لما انّہ نور ووقار کما ورد“

یعنی صاحبِ درّ مختار کا اسے لا باس سے تعبیر کرنا یہ فائدہ دے رہا ہے کہ بہتر اس کا ترک ہے کیونکہ سفید بال نور اور وقار ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا ہے۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی الدرّ، ج 4، ص 203، مطبوعہ کوئٹہ)

درّ مختار کی اسی عبارت کے تحت فتاوی شامی میں ہے:

”قیدہ فی البزازیۃ بان لا یکون علی وجہ التزین“

یعنی بزازیہ میں اس مسئلے کو مقید کیا کہ حرج نہ ہونا اس وقت ہے کہ سفید بال اکھیڑنا زینت کے لئے نہ ہو۔ (ردّ المحتار، ج 10، ص 50، مطبوعہ دار الحدیث مصر)

صدر الشریعہ علامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: ”سفید بالوں کو اکھاڑنا یا قینچی سے چن کر نکلوانا مکروہ ہے، ہاں مجاہد اگر اس نیت سے ایسا کرے کہ کفار پر اس کا رعب طاری ہو تو جائز ہے۔“ (بہار شریعت، ج 3، حصہ 16، ص 587، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا عابد عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-2284

تاریخ اجراء: 7 ربیع الاول 1447ھ/01 ستمبر 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net